بخاری نگر ۔ (اگرڈھاموڑ)

ابو مروان

ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری کے اعزاز میں استقبالیہ

عالمی مجلس احرارِ اسلام بخاری نگر (اگرڈھاموڑ) نے ۸؍جنوری ۱۹۸۸ء کو بعد نمازِ مغرب ، مدرسۃ العلوم الاسلامیہ میں قائدِ تحریکِ ختمِ نبوّت ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ کے اعزاز میں ایک شاندار استقبالیہ دیا۔ جماعت کے مرکزی رہنما اور مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد اسحاق سلیمی نے صدارت کی۔ سیّد عطاء المحسن بخاری نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

" برطانیہ کے ننانوے فیصد ناخواندہ مسلمان اپنے دین، معاشرت اور کلچر کے تحفظ کی بجائے یورپین معاشرت اپنا چکے ہیں۔ جس کی اصل وجہ دین سے دوری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تہذیبِ فرنگ کی دلدل میں بُری طرح دھنس چکے ہیں۔ انگریز، مرزائی، یہودی سب مل کر مسلمانوں کے گھروں سے دین نکالنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ علماء کرام کو متحد ہو کر پاکستان اور بیرونِ ملک صرف اور صرف نفاذِ دین کی محنت کرنی چاہیئے۔"

انہوں نے مقامی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

" ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۷ء تک پاکستان میں نفاذِ اسلام کے لئے کوئی پیش رفت نہیں کی گئی۔ شروع سے آج تک سیاستدانوں، مذہبی ڈیرے داروں، سرمایہ پرستوں اور جاگیرداروں نے مل کر قوم کا استحصال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نفاذِ اسلام کا عمل بتدریج نہیں فوری اور بیک وقت ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سیکولرازم کو فروغ دینے والی اقدار اور اداروں کا محاسبہ کرنے کی بجائے ان کا تحفظ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتِ الٰہیہ کا قیام، عقیدۂ ختمِ نبوّت کا تحفظ اور دفاعِ ناموسِ ازواج و اصحابِ رسول مجلسِ احرارِ اسلام کا نصب العین ہے۔ اگر ملک میں نفاذِ اسلام کی جدّوجہد کو کامیاب کرنا ہے تو علماء، مذہبی طبقہ دارمیت کی آگ بھڑکا کر استحصالی گروہ میں شامل ہونے کی بجائے متحد ہو کر خالصتہً دین کی جنگ کریں۔"

مولانا محمد یعقوب شمسی، جماعت کے مقامی رہنما ڈاکٹر منظور احمد صاحب اور محمد یوسف صاحب بھی استقبالیہ میں موجود تھے۔

قبل ازیں جامع مسجد بخاری نگر (گڑھا موڑ) میں ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے "انسانی زندگی میں دین کی ضرورت و اہمیت" کے موضوع پر اجتماعِ جمعہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے مجلسِ احرارِ اسلام کے کارکنوں سے خصوصاً اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ سماج کی تمام برائیوں کے خاتمہ کے لئے اپنے اعمال میں دینی حرارت پیدا کریں۔

چیچہ وطنی

ابنِ حافظ

جناب عبداللطیف خالد کے اعزاز میں استقبالیہ

مرزائیوں کے کبڈی ٹورنامنٹ کا بائیکاٹ

عالمی مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی رہنما جناب عبداللطیف خالد چیمہ محاسبۂ مرزائیت کے سلسلہ میں برطانیہ و سعودی عرب کے دو ماہ کے تبلیغی دورہ کے بعد چیچہ وطنی واپس پہنچے تو احرار اور تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ آپ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی قیادت میں "ختمِ نبوت مشن یو کے" کی دعوت پر برطانیہ گئے تھے اور ۱۲ نومبر کو وطن واپس پہنچے۔ مقامی جماعت کے کارکنوں نے ان کے اعزاز میں ایک بڑا استقبالیہ دیا۔ مولانا پیرجی عبدالعلیم رائے پوری نے صدارت کی۔ مولانا ارشاد احمد خان اور مولانا محمد الیاس قاسمی نے خطاب کیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں مرزائیوں کی دین اور ملک دشمن سرگرمیوں اور تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کی جدوجہد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ برطانیہ میں عالمی مجلسِ احرارِ اسلام کے شعبۂ تبلیغ "ختمِ نبوت مشن یو کے" کے رہنما اور کارکن بھرپور اور منظم انداز میں مرزائیوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مرزائی وہاں حکومتِ پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور ملک کو بدنام کر رہے ہیں جب کہ دوسری طرف برطانیہ میں پاکستانی سفیر شہریار خان اور سفارتی عملہ مرزائیوں کو مکمل تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنے سفارتخانوں میں ایسے سیل قائم کرے جو مرزائیوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دے۔

چیچہ وطنی کے نواحی علاقہ میں دسمبر کے آخری دنوں مرزائیوں نے ایک کبڈی ٹورنامنٹ کا اہتمام کیا۔ عالمی مجلسِ احرارِ اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے دفتر میں اطلاع ملتے ہی جماعت کے رہنماؤں پیرجی عبدالعلیم رائے پوری، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا ارشاد احمد خان اور مولانا محمد الیاس

قاسمی نے اس کا فوری نوٹس لیا۔ مسلمانوں کی طرف سے شریک ہونے والی تمام ٹیموں کے ذمہ دار افراد سے ملاقات کر کے انہیں اس ٹورنامنٹ کے بائیکاٹ پر آمادہ کیا۔ اس طرح مسلمانوں کی ٹیموں نے مرزائیوں کے اس کھیل کا بائیکاٹ کر دیا اور مرزائی بری طرح ناکام ہوئے۔

ربوہ

حکومت مرزائیوں کو نکیل ڈالے۔۔۔!

مرزائی پارٹی ایک دہشت گرد سیاسی تنظیم ہے۔

حبیب اللہ رشیدی

مرزائی اپنے پوپ مرزا طاہر کے اشارے پر پاکستان میں دہشت گردی، خانہ جنگی، لسانی و علاقائی تعصبات اور مذہبی طبقاتی کشمکش جیسے زہرناک مسائل پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس ظالمانہ مہم میں کبھی مرزائی خود سامنے آجاتے ہیں لیکن اکثر اوقات وہ پاکستان کے لبرل، سیکولر اور ذہنی تھنکر سیاسی جانوروں اور ان کے بغل بچوں کو استعمال کرتے ہیں۔ محمد اسلم قریشی کا اغواء، مولانا اللہ یار ارشد پر قاتلانہ حملہ، ساہی وال میں قاری بشیر احمد حبیب اور اظہر رفیق کی شہادت، ساہی وال کے نواحی گاؤں میں چودھری نعمت علی، اور سکھر میں دو مسلمانوں کی شہادت، سیالکوٹ میں دو مسلمانوں کا قتل ایسے واقعات ہیں جن میں مرزائی براہ راست ملوث ہیں۔ تین ماہ قبل ۱۸ نومبر ۱۹۸۷ء کو مسلمانوں کی ایک مقامی تنظیم کے مرکز محمدیہ مسجد ریلوے اسٹیشن ربوہ کے امام حافظ محمد یوسف پر دو مرزائی غنڈوں لطیف اور نصیر نے مسجد میں گھس کر خنجر سے قاتلانہ حملہ کیا۔ اللہ پاک کے خاص فضل و کرم سے حافظ صاحب اس حملہ میں بال بال بچ گئے۔ عالمی مجلس احرار اسلام کے مرکز جامع مسجد احرار میں حادثہ کی اطلاع پہنچی تو خطیب مسجد احرار مولانا اللہ یار ارشد نے فوراً احرار کارکنوں کا ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ حسن اتفاق سے بخاری مسجد ربوہ کے خطیب نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری بھی ربوہ میں موجود تھے۔ چنیوٹ کے صحافیوں کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی تو وہ بھی مسجد احرار پہنچ گئے۔ دونوں رہنماؤں کی قیادت میں احرار کارکنوں کا وفد صحافیوں کے ہمراہ محمدیہ مسجد پہنچا تو حافظ محمد یوسف تنہا پریشان کھڑے تھے۔ اُنہیں تسلی دی اور صورتِ حال کا جائزہ لینے کے بعد تھانہ ربوہ پہنچے۔ اور پولیس افسران سے مقدمہ درج کر کے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔

احرار کارکنوں کے وفد نے اس موقع پر شدید احتجاج کیا اور سید محمد کفیل بخاری نے پولیس کو

چوبیس (۲۴) گھنٹے میں مرزائی غنڈے گرفتار کرنے کا نوٹس دیا۔ اس پر چوکی انچارج سب انسپکٹر چودھری محمد صدیق نے حکام بالا سے رابطہ قائم کر کے اقدام قتل کا مقدمہ درج کیا۔ پولیس کے بقول مرزائیوں کے صدر حکیم خورشید پر دباؤ ڈالا گیا تو مرزائیوں نے رات چار بجے ملزم نصیر کو منڈی ڈھاباں سنگھ سے لاکر پیش کر دیا۔ ملزم لطیف کو واقعہ کے دن شام ۵ بجے گرفتار کرایا گیا تھا۔ ملزم نصیر ایک ریٹائرڈ فوجی ہے اور کئی سال ابوظہبی میں رہ چکا ہے۔ وہ ایک تربیت یافتہ مرزائی دہشت گرد ہے۔ مولانا اللہ یار ارشد، احرار کارکنوں اور امام مسجد حافظ محمد یوسف کے ہمراہ ملزم کی شناخت کے لئے تھانہ پہنچے تو ملزم نے پولیس افسران اور صحافیوں کی موجودگی میں اپنے ناپاک عزائم کا کھلم کھلا اظہار کیا اور کہا کہ "میں اس مولوی کو قتل کرنے آیا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں ربوہ میں مسلمانوں کا ایک مولوی ضرور قتل کر دوں گا۔ اگر یہ قتل ہو جاتا تو کیا فرق پڑتا تھا مگر یہ میرے ہاتھوں سے بچ گیا۔"

اس کے بعد احرار رہنماؤں نے ایک مشترکہ اور پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "مرزائی ملک میں دہشت گردی اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنا چاہتے ہیں لیکن مسلمان احرار کی برپا کردہ تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت کے جھنڈے تلے متحد ہیں۔ اس قسم کے بزدلانہ ہتھکنڈے ہمیں نہ تو ڈرا سکتے ہیں نہ منزل تک پہنچنے سے روک سکتے ہیں" ملزم چند دن بعد ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں اور کسی بھی وقت کوئی انتہائی اقدام کر سکتے ہیں۔ اُن کے ارادے خطرناک ہیں۔ نہ جانے حکومت مرزائیوں کے حق میں کیوں کمزور واقع ہوئی ہے۔ اور مرزائی دہشت گردوں کو کیوں کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔ آج تک نہ تو کسی مرزائی قاتل کو سزا دی گئی اور نہ ان واقعات کی روک تھام کے لیے کوئی مؤثر اقدام کیا گیا بلکہ مارشل لاء کورٹ سے سزا یافتہ مرزائی قاتلوں کی سزائے موت پر بھی عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ یار ارشد، سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد یامین گوہر اور تمام کارکنانِ احرار نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو نکیل ڈالے اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔ مرزائی جماعت ایک دہشت گرد ملک و دین دشمن سیاسی تنظیم ہے۔ اسے فوراً خلافِ قانون قرار دے کر تمام دفاتر سیل کئے جائیں، لٹریچر ضبط کیا جائے اور گرفتار کر کے ان پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔